(EDITORIAL)

اداریہ

مارچ کا تازہ شمارہ حاضر خدمت ہے۔یعنی یہ نوروز کا نیا نویلا تازہ بہ تازہ نئے سال کے نئے دن کا شمارہ ہے۔لیکن اگر کچھ غور سے سوچئے تو کلینڈر رسال کی تاریخیں اور مہینے تو حقیقت سے بہت قریب ہیں مگر یہ تاریخیں اور دن تو بالکل حقیقت کی اصل سے دور ہیں یہ سب ہمارے فرض کئے ہوئے ہیں، ہمارے بزرگوں کے فرض کئے ہوئے ہیں کب سے؟ نہیں پتہ۔ بہر حال ہبوط آدمؑ یا طوفانِ نوحؑ کے بعد ہی کے ہوں گے۔تاریخوں اور دنوں کے فلسفہ کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔لیکن دامن قرطاس میں اور وقت میں اتنی گنجائش نہیں ہے۔بہر حال پھر کبھی، جستہ جستہ، کبھی کبھی۔

گذشتہ کئی شماروں سے ''شہدائے کربلاؑ'' کا ذکر ان صفحات پر حاوی ہے۔ یہ ذکر ہونا بھی چاہئے کیونکہ اسی سے کائنات کو بقا ہے، ہمارا دین اسلام باقی ہے اور باقی رہے گا۔اس ذکر کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ بہت زود اثر اور دیر پا اثر والا رہا ہے، وقت اور زمانے کی قسم نیرنگی کی سوگند۔اس نے بڑی سے بڑی، بڑی سے بڑی جابر و قاہر سلطنتوں کو تخت و تاج سے محروم کر دیا، مسلم خلافتوں کے اسلامی چولے کو بے نقاب کر کے ان کی اسلامی نقاب کو تار تار کر دیا۔کتنی ہی جلالت مآب ''جہاں پناہ'' سلطنتوں کو مٹی میں ملا دیا۔ان کے سارے ہوا خواہوں کا دم خم سب چکنا چور کر چت کر دیا۔ رہے نام اللہ کا!!!

اس کے بعد اگر کوئی نام رہنے والا ہے تو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَ يَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ایک نام اگر ہو سکتا تو محمدؐ کا اور اگر دوئی کا صیغہ ہو محمدؐ و علیؑ کا۔اور آگے اگر جمع کا ہو تو آلِ محمدؐ کا۔محمدؐ ہی تاریخ عالم میں وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے عورت کو اس کے اپنے صحیح خدوخال میں پیش کیا، اس کے حقوق دیئے، دلوانے کا فرمان دیا۔جس نے مانا اسے ان کے اتباع کی سعادت حاصل ہوئی جس نے نہ مانا وہ کم نصیب بے دست و پا، نہتھا، تنگ دست، تنگ مزاج، تنگ نظر رہ گیا۔

آگے زیادہ کیا عرض کیا جائے اب آپ ہیں اور آپ کے تازہ شمارے کے مضامین شراب کہنہ کے نئے نئے جام۔لطف لیجئے، خم اٹھائے۔

م۔ر۔عابد